[This question paper contains 4 printed pages.]

Your Roll No...............

Sr. No. of Question Paper : 11535 **K**

Unique Paper Code : 2141002001

Name of the Paper : Urdu – A, AEC

Name of the Course : **B.A. (Common Course)**

Semester : III

Duration : 2 Hours Maximum Marks : 60

<u>Instructions for Candidates</u>

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: کل چار سوالوں کے جواب دیجیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

"یہ وہی ماں تھی جو اس کے ہر دکھ پر بیتاب ہو جاتی تھی۔ اس کی ہر خوشی پر اپنی خوشی قربان کر دیتی تھی۔ فقیرا بھی آخر بھائی ہی تھا۔ زندگی کا سہارا۔ اس کی یاد کلکتہ کی بے کسی میں بھٹکے مسافر کا دیا تھی۔ ان دونوں کے مرتے ہی جو رہا سہا دنیا کا رشتہ تھا وہ بھی ٹوٹ گیا۔ سمجھتا تھا کہ اب تو کشتی کنارے لگ چکی ہے پیشہ مل گیا ہے اور اس کا بہتر سے بہتر سامان ہاتھ آ گیا ہے۔ سب کچھ مل گیا تھا مگر ابھی خود اس کے قابل نہیں بنا تھا۔ امید کی آخری کرن ڈوب گئی۔ اب زندگی کی اتھاہ مصیبتیں، طوفانی سمندر کی طرح آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے ہر طرف تھیں۔ اس کے بھیانک بھنور منھ پھاڑے بڑھ رہے تھے اور پاس تنکے تک کا سہارا نہ تھا۔ گھسیٹے سر جھکائے افق کی طرف چل کھڑا ہوا۔"

P.T.O.

(ب)

"پاگلوں کو لاریوں سے نکالنا اور ان کو دوسرے افسروں کے حوالے کرنا بڑا کٹھن کام تھا۔ بعض تو باہر نکلتے ہی نہیں تھے۔ جو نکلنے پر رضا مند ہوتے تھے اُن کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔ کیونکہ ادھر اُدھر بھاگ اٹھتے تھے۔ جو ننگے تھے۔ ان کو کپڑے پہنائے جاتے تو وہ پھاڑ کر اپنے تن سے جدا کر دیتے۔ کوئی گالیاں بک رہا ہے کوئی گا رہا ہے۔ آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ رو رہے ہیں۔ بک رہے ہیں۔ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ پاگل عورتوں کا شور و غوغا الگ تھا۔ اور سردی اتنی کڑا کے کی تھی کہ دانت بج رہے تھے۔ پاگلوں کی اکثریت اس تبادلے کے حق میں نہیں تھی۔ اس لیے کہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ انہیں اپنی جگہ سے اکھاڑ کر کہاں پھینکا جا رہا ہے۔ چند جو کچھ سوچ رہے تھے۔ "پاکستان زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ دو تین مرتبہ فساد ہوتے ہوتے بچا کیونکہ بعض مسلمانوں اور سکھوں کو یہ نعرے سن کر طیش آ گیا۔"

2۔ مندرجہ ذیل شعری حصے میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

دل میں اب یوں ترے بھولے ہوئے غم آتے ہیں
جیسے بچھڑے ہوئے کعبے میں صنم آتے ہیں

ایک اِک کر کے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن
میری منزل کی طرف تیرے قدم آتے ہیں

رقصِ مے تیز کرو، ساز کی لے تیز کرو
سُوئے مے خانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں

کچھ ہمیں کو نہیں احسان اٹھانے کا دماغ
وہ تو جب آتے ہیں مائل بہ کرم آتے ہیں

اور کچھ دیر نہ گزرے شبِ فرقت سے کہو
دل بھی کم دکھتا ہے، وہ یاد بھی کم آتے ہیں

(ب)

کبھی شاخ و سبزہ وبرگ پر کبھی غنچہ وگل و خار پر
میں چمن میں چاہے جہاں رہوں مرا حق ہے فصل بہار پر

مجھے دیں نہ غیظ میں دھمکیاں گریں لاکھ بار یہ بجلیاں
مری سلطنت یہ ہی آشیاں مری ملکیت یہ ہی چار پر

جنہیں کہیئے عشق کی وسعتیں جو ہیں خاص حسن کی عظمتیں
یہ اسی کے قلب سے پوچھئے جسے فخر ہو غم یار پر

مرے اشک خوں کی بہار ہے کہ مرقع غم یار ہے
مری شاعری بھی نثار ہے مری چشم سحر نگار پر

عجب انقلاب زمانہ ہے مرا مختصر سا فسانہ ہے
یہی اب جو بار ہے دوش پر یہی سر تھا زانوئے یار پر

یہ کمال عشق کی سازشیں یہ جمال حسن کی نازشیں
یہ عنایتیں یہ نوازشیں مری ایک مشت غبار پر

۳۔ افسانہ "آخری کوشش" کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیجیے۔

۴۔ فراق گورکھپوری کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔

۵۔ فیض احمد فیض کی غزل گوئی پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ نظم "اے عشق کہیں لے چل" کا تجزیہ پیش کیجیے۔

۷۔ افسانہ "ٹوبہ ٹیک سنگھ" کا خلاصہ قلمبند کیجیے۔

۸۔ فیض احمد فیض کے سوانحی حالات بیان کیجیے۔